علومِ اسلامیہ میں ترکوں کی خدمات

محمد روحی اویغور، کاشغری

بلاد اسلامیہ میں ترکستان کا خطہ ثقافت اسلامی کے احیاء اور اسلامی علوم کا بہت بڑا مرکز رہا ہے۔ ترک ملوک اور امرا اسلامی علوم کی ترویج اور مدارس کے قیام میں ذاتی دلچسپی لیتے تھے۔ ان کی کوششوں سے ترکستان کے دور دراز علاقوں میں اسلامی علوم کی اعلیٰ درسگاہیں قائم ہوئیں جہاں طلبہ کے قیام و طعام کا پورا انتظام ہوتا تھا۔ اس حوصلہ افزا ماحول میں علماء، ادبا، فقہا، محدثین، مفسرین، فلسفی اور مؤرخین پیدا ہوئے۔ جن کی شہرہ آفاق تصنیفات سے ان کے نام زندہ جاوید ہیں۔ ان کی علمی خدمات کا دور حقیقتاً تاریخ اسلام کا سنہری دور ہے۔ انھی کے بارے میں کسی نے بہت صحیح کہا ہے۔

علماء الاسلام کانوا بدوراً وسماء البدور ترکستان

اسلام کے علما مہ کامل تھے، جن کا آسمان تھا، ترکستان

ان اردت الدنیا، تری المجد فیها قد اقیمت لصرحها الارکان

تمھیں دنیا درکار ہے؟ دنیوی عظمت کے قصر کے ستون یہیں نصب نظر آئیں گے۔

او اردت الدین الحنیف تجده وهو للبر والهدی عنــوان

اگر دین حنیف کے متلاشی ہو تو نیکی و ہدایت کے راستوں کے نشان بھی یہیں ملیں گے۔

وطن المسلمین دنیا و دینا تتغنی بفضلها الازمان

غرض دنیوی اور دینی دونوں لحاظ سے یہ مسلمانوں کا وطن ہے۔ زمانہ اس کی فضیلت کے گیت گاتا ہے۔

بخارا ، سمرقند ، مرو ، هرات ، ترمذ ، بلخ اور کاشغر کے نام کون نہیں جانتا - ترکستان کے یہ تمام شہر اسلامی علوم کا سر چشمہ تھے -

بخارا کے امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (۱۹۴—۲۵۶ھ) اپنی "جامع الصحیح" کی وجہ سے سر آمد محدثین ہیں۔ اسی طرح امام ابو حفص بخاری (۱۵۰—۲۱۷ھ) اور محمد بن فضل بخاری ادب اور تفسیر میں امتیازی مقام رکھتے ہیں - "جامع ترمذی" کے مؤلف امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (۲۷۹ھ) مضافات بخارا کے ایک قصبہ ترمذ کے رہنے والے تھے۔

کاشغر کو بخارائے کوچک کہا جاتا ہے کیونکہ اسلامی علوم کی خدمات میں یہ بخارا کا ثانی تھا ۔ علمائے متاخرین میں ابوالمعالی طغرل شاہ ہاشمی کاشغری وعظ و حدیث کے جید عالم شمار کئے جاتے ہیں - ان کے علاوہ ابو عبداللہ الحسین کاشغری ، سعدالدین ، زین الدین اور محمود کاشغری کے نام معروف ہیں - محمود کاشغری (۴۲٦ھ) مشہور لغت "دیوان لغات الترک" کے مصنف ہیں -

یہی حال ترکستان کے دوسرے علاقوں سمرقند ، شاش ، ختن ، نسف ، لسا ، قرش ، خوارزم ، فاراب ، بناکت ، اور نخشب وغیرہ کا تھا ، جن میں سے ہر علاقہ کی نسبت سے سینکڑوں صاحب تصنیف علماء کے اسما ذہن میں آتے ہیں۔ یاقوت (٦۱٦ھ) نے "معجم البلدان" میں ان علاقوں کا ذکر کیا ہے کہ یہ سب کے سب علم و فضل کے مرکز ہیں اس نے مراغہ کی لائبریری میں چار لاکھ کتابوں کا ذکر کیا ہے -

بالائی ترکستان کے علماء میں ابو عبداللہ حسن بن خلف جبریل کاشغری ، ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی کے نام علم تفسیر میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ مشہور فلسفی ابو نصر فارابی ، مشہور فلسفی اور طبیب بو علی سینا ، اور مشہور ہیئت دان خالد بن عبدالمالک (مامون الرشید کی رصد گاہ کے متخصص) ، مشہور متکلم سعدالدین تفتازانی (۷۹۲ھ) ، مشہور مفسر زمخشری ، جغرافیہ دان ابو زید بلخی ، جس نے یونانی انداز پر پہلی مرتبہ عربی میں جغرافیے کی کتاب لکھی ، مشہور محدث نسائی ، یہ سب اسلامی علوم کے درخشاں ستارے ہیں -

مقبرہ اسماعیل سامانی
بخارا

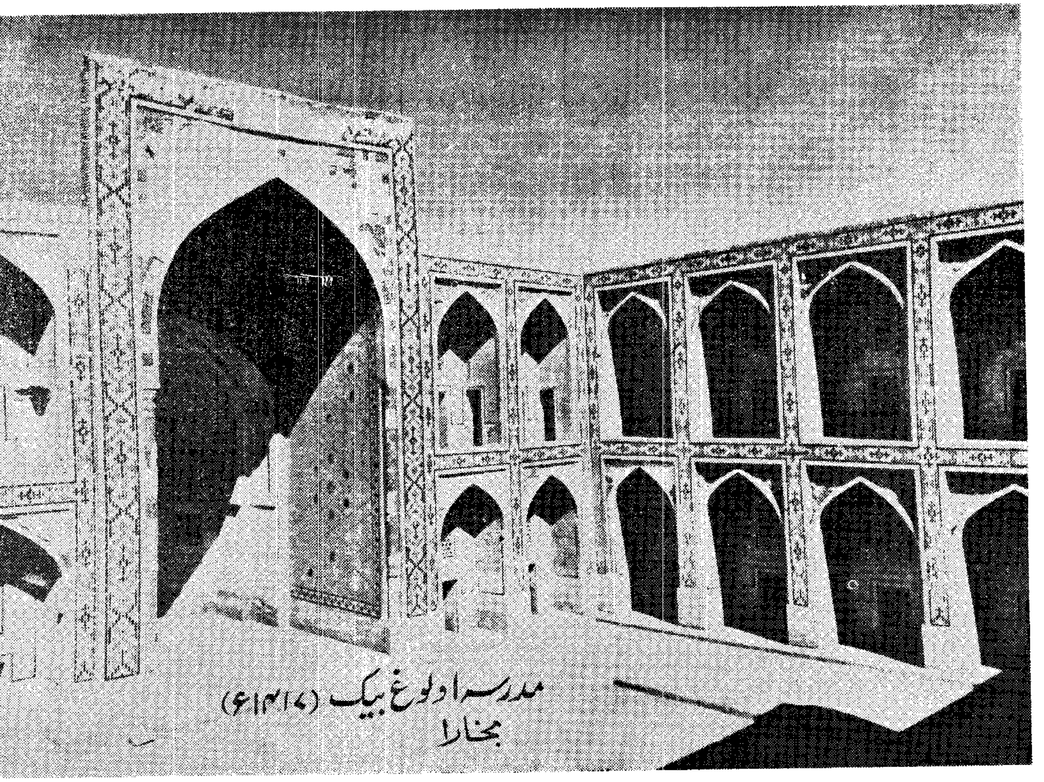

مدرسہ اولوغ بیک (۱۴۱۷ء)
بخارا

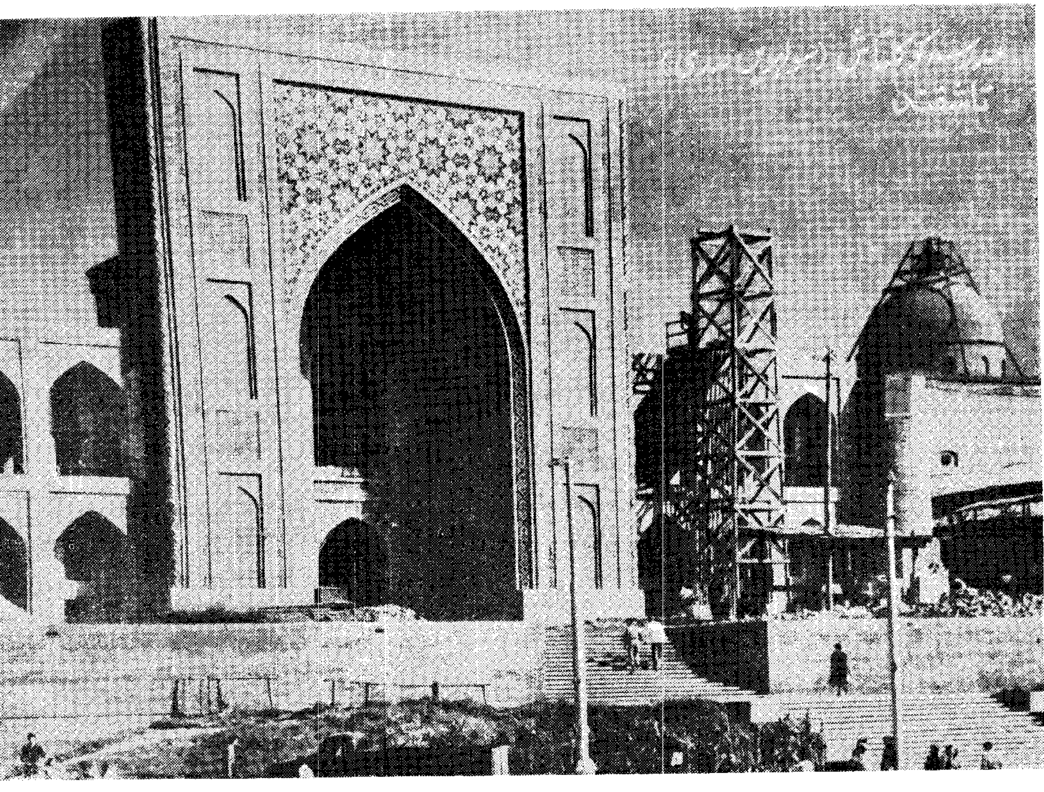

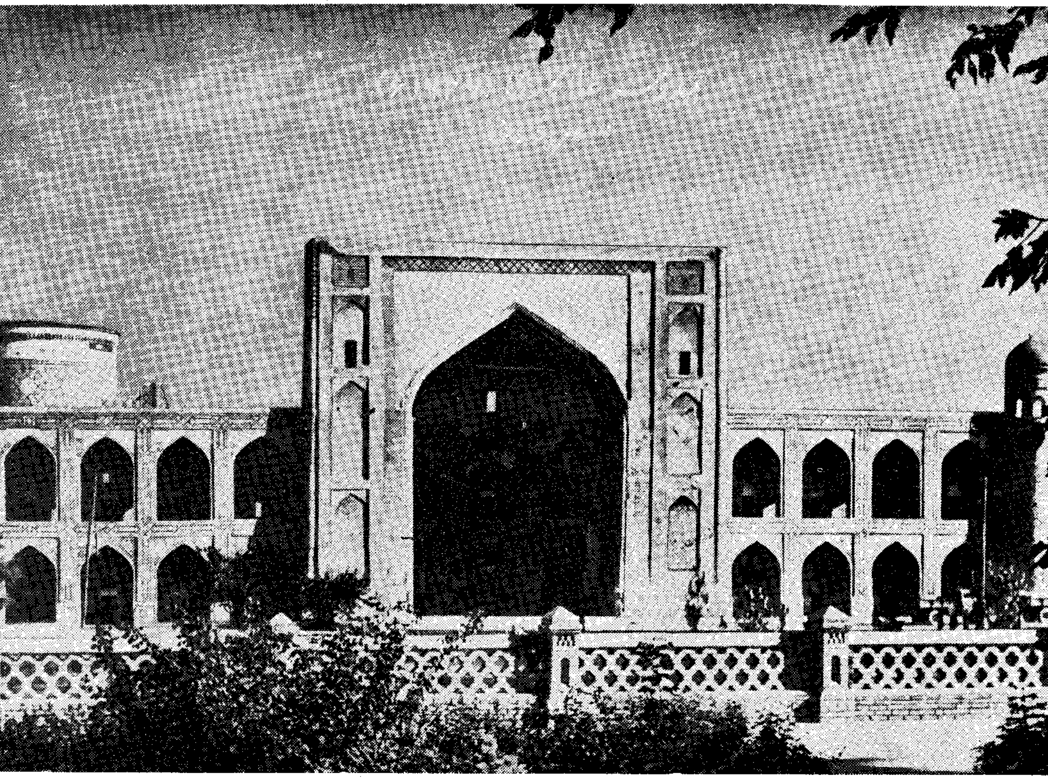

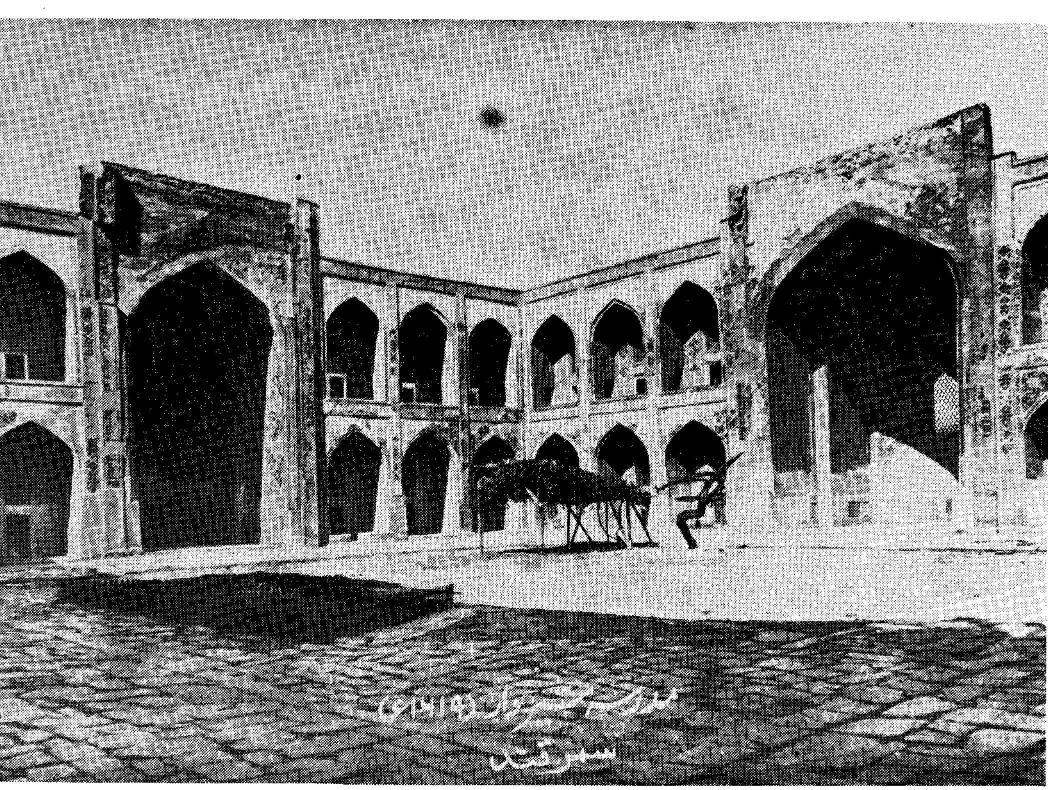
۱۴۱۹ء
سمرقند

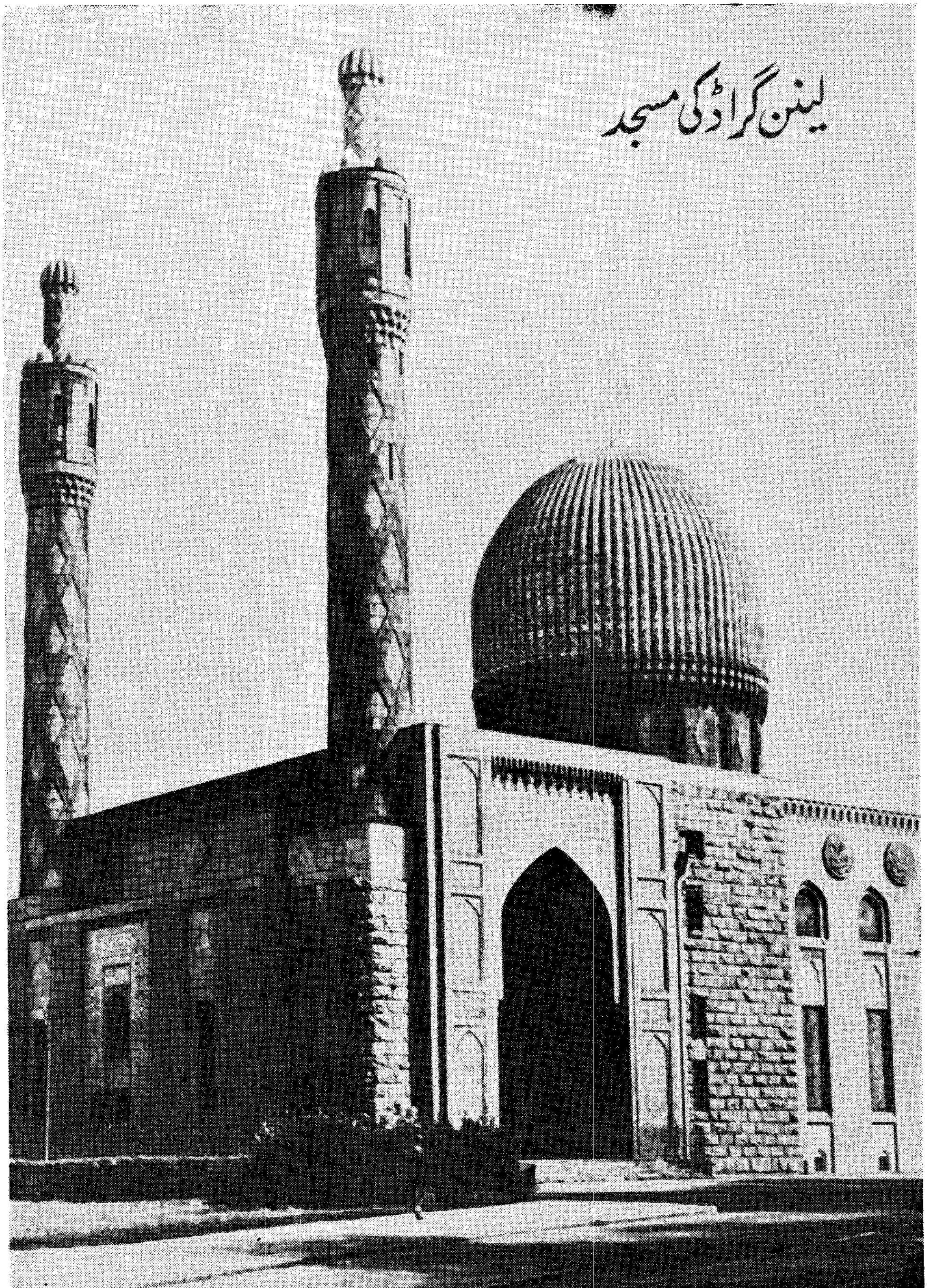
لینن گراڈ کی مسجد

ابو زید احمد بن سہل البلخی کی '' غریب القرآن '' ابو نصر اسماعیل بن حماد جوہری کی '' الصحاح فی اللغة '' ' ابو القاسم جاراللہ محمود بن عمر زمخشری (۴۶۷—۵۳۸ھ) کی '' الفائق لغریب الحدیث '' ، '' اساس البلاغة '' '' مقدمة الادب '' '' النہایہ فی غریب الحدیث '' ، '' المزہر '' ، '' الاتقان '' ' '' المہذب '' ، '' حسن المحاضرہ '' ' ابوالفتح ناصر بن عبداللہ خوارزمی (۵۳۸—۶۱۶ھ) کی '' المغرب فی ترتیب المعرب '' ابو علی بن محمد العمرانی خوارزمی (۵۶۰ھ) کی '' المواضع والبلدان '' ' حسن بن محمد الصاغانی (۵۷۷—۶۵۰ھ) کی '' الشوارد فی اللغات '' ، اور '' العباب '' ، ابن تغری بردی کی '' النجوم الزاہرہ فی اخبار مصر والقاہرہ '' ابو ریحان البیرونی کی '' الہند '' اور '' الاثارالباقیہ عن القرون الخالیہ '' ، ابوبکر محمد بن احمد الشاشی المستظہری (۴۲۹—۵۰۷ھ) کی '' حلیة العلماء '' صلاح الدین خلیل آیبک الصفدی کی '' الوافی بالوفیات '' ، حاجی خلیفہ کی '' کشف الظنون '' ، طاش کبری زادہ کی '' الشقائق النعمانیہ فی الدولة العثمانیہ '' ' '' مفتاح السعادة '' ' علامہ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قز سبط ابن الجوزی (۶۵۴ھ) کی '' مراة الزمان فی تاریخ الاعیان '' ' ان چند کتابوں کے نام ہیں جو اسلامی علوم میں امہات الکتب کا درجہ رکھتی ہیں - مشہور فقیہ و محدث ابوبکر القفال الشاشی (۲۹۱—۳۶۶ھ) جنہوں نے چھ جلدوں میں مشہور کتاب '' التقریب '' لکھی ، ابو اسحاق ابراہیم المروزی (۳۴۰ھ) جنہوں نے مختصر مزنی کی شرح لکھی - ابو عبداللہ محمد بن علی الترمذی حکیم مشہور فلسفی اور صاحب تالیف صوفی جن کی کتاب '' عشر رسائل '' کا مصور مخطوطہ مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے - امام فخرالدین رازی ، ابو عبداللہ محمد بن القرشی (۴۴۵ھ) ' ابو اللیث سمرقندی ، امام ابوبکر سرخسی ' جن کی دس جلدوں پر محیط '' المبسوط '' فقہ حنفی کی بنیادی کتاب ہے ' ایسے ترک علما تھے جن کی خدمات کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا ان کی ضخیم تصنیفات اور ان گنت تالیفات اسلام کا سرمایۂ ادب و فن ہیں - فقہ ' علم کلام ، اصول دین ، معانی ، تاریخ ' صرف، نحو ' ادب ' غرض کونسا فن ہے جس پر ان علماء کی کتاب موجود نہ ہو - مثال کے طور پر '' الہدایہ '' جس سے فقہ حنفی کا ہر طالب علم بخوبی واقف ہے اور جو عالم اسلام کے تمام

مدارس کے اصاب میں شامل ہے ، ترکستان کے عالم برہان‌الدین مرغینانی کی تصنیف ہے ۔ اس طرح عربی کی مہمات کتب لغت مثلاً '' الصراح '' اور '' صراح اللغات '' ، ترکستانی عالم جمال قرشی کاشغری کی تصنیف ہیں ۔ '' سبع معلقہ '' کا شارح ہرات کے قریب ایک قصبہ زوزن کا رہنے والا تھا ۔

ترک ملوک و سلاطین کی علوم و فنون کی قدردانی اور حوصلہ افزائی سے اسلامی ثقافت میں بیش بہا سر مائے کا اضافہ ہوا ۔ آل سامان ، آل سلجوق ، آل سبکتگین ، آل خوارزم اور آل تیمور کی ترکستان، ایران ، خراسان ، بر صغیر پاک و ہند ، عراق ، شام اور مصر میں سیادت کا دور ہو یا طولونی ، اخشیدی مملوک ، اور زنگی خاندانوں کی حکومت کا عہد ہو یا عثمانی دور حکومت ، سب کے زمانے میں علم و فن نے انتہائی بلندیوں کو چھوا ۔ مشہور مؤرخ و مفسر ابن جریر طبری ، مشہور محدث اور فن جرح و تعدیل کے امام ابن حبان تمیمی ، مشہور متکلم امام ماتریدی ، ابوالفضل محمد بن عبداللہ بلعمی ، ساسانی دور کے درخشندہ ستارے تھے۔ امام بخاری ، بو علی سینا ، ابواللیث سمر قندی ابو زیدالبلخی، حجۃ الاسلام امام غزالی اور حریری ، سلجوقی عہد کے علماء تھے ۔ ابن عساکر صاحب تاریخ دمشق زنگی دربار کا نورتن تھا ۔ امام فخرالدین رازی اور علامہ زمخشری خوارزمی عہد کے سرچشمے تھے۔ ابو ریحان البیرونی، ابوالفتح بستی، ابو نصرالعتبی ، ابو سہل المسیحی ، ابن الخمار اور ابو نصرالعراقی ، آل سبکتگین کے غزنوی دربار سے وابستہ تھے ۔ سعدالدین تفتازانی ، خواجہ محمد زاہد بخاری (جنہوں نے ۱۰۰ جلدوں میں قرآن کی تفسیر لکھی) ، ابن عربشاہ آل تیمور کے عہد میں گذرے ہیں ۔ الربیع بن سلیمان المرادی ، ابو جعفر طحاوی ، ابن یونس ، الکندی، ابن ذولاق ، سعید بن نوفل ، ابن الدایہ ، اور مقدسی ، طولونی اور اخشیدی دور کے علماء ہیں ۔ مملوک سلاطین کے دور میں محی‌الدین ابن عبدالظاہر ، مصنف '' سیرۃ الملک الظاہر بیبرس '' اور ابن خلکان مؤلف ''وفیات الاعیان و انباء الزمان ، شرف‌الدین البوصیری صاحب قصیدۃ ''البردہ'' تقی‌الدین سبکی ، ابن الدقیق ، ابن تیمیہ ، ابو حیان اندلسی ، ابن ہشام، ابن عقیل امام عسقلانی ، مجدالدین فیروز آبادی صاحب قاموس '' المحیط '' ابن الراہب القبطی ، ابن و اصل ، ابن دقماق ، ابن القفطی ، ابن جعفر الادفوی ، ابن شداد،

ابو الفداء ، ابن تغری بردی ، احمد قلقشندی، حافظ ذہبی، ابن خلدون ، امام حافظ دار قطنی کے نام ممتاز شہرت رکھتے ہیں -

بر صغیر ہند و پاکستان میں ترکوں کے دور میں سینکڑوں قابل ذکر نام آتے ہیں - جن میں سے حسن الصاغانی ، ضیاءالدین البیانوی ، ابوبکر اسحاق ابن تاج (۱۳۳۵ء) سراج الدین عمر بن اسحاق الہندی (۱۳۷۲ء) ممتاز ہیں اول الذکر پہلے صاحب تصنیف عالم ہیں جو مغربی پاکستان میں رہے ہیں - آپ ۵۷۷ھ میں لاہور میں ہی پیدا ہوئے اور سندھ کے علاقہ غزنہ میں رہے - آخر عمر میں یمن سے ہوتے ہوئے بغداد گئے جہاں ۶۵۰ھ میں وفات پائی آپ کی کتاب ''مشارق الانوار'' حدیث کی مقبول ترین کتابوں میں سے ہے - ان کی تین معرکۃ الارا کتابیں ہیں جو ابھی تک نہیں چھپیں : ''مجمع البحرین'' ''التکملہ لصحاح الجوہری'' اور ''العباب'' جس کا مصور مخطوطہ مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانے میں موجود ہے - مؤخر الذکر اسحاق الہندی '' زبدۃ الاحکام فی اختلاف الائمۃ الاعلام'' ، ''شرح المغنی'' ، '' لوائح الانوار '' '' الفتاوی السراجیہ '' '' شرح العقیدہ الطحاویہ '' ''الغرۃ المنیفہ فی تاریخ مذہب ابی حنیفہ'' اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں - ان کے علاوہ متاخرین میں تبصیر الرحمان و تسییر المنان کے مصنف علی بن احمد بن ہاشمی الشافعی (۱۴۳۱ء) ، سعدالدین خیرآبادی (۱۴۷۷ء) جنہوں نے ''اصول بزدوی''، ''حسامی'' ، '' کافیہ'' ، جامی اور ''مصباح'' کی شرحیں لکھیں ، '' نہایۃ الوصول الی علم الاصول '' اور '' الفائق فی اصول الدین '' کے مصنف صفی الدین محمد بن عبدالرحیم (۱۳۱۵ء) معین الدین العمرانی، جنہوں نے تلویح اور کنزالدقائق پر حاشیہ لکھا ، کے نام ممتاز ہیں -

عثمانی سلاطین ترکی کے علما میں سے مندرجہ ذیل اسما شہرت کے حامل ہیں : شیخ صدرالدین قونوی ، شمس الدین رومی ، قرہ خواجہ علاءالدین اسود جنہوں نے مغنی اور الوقایہ کی شرح لکھی ، قاضی زادہ رومی ، برہان احمد قاضی ارزنجانی ، ابن البزازی ، مصنف ''مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ'' عبدالرحمان بن علی بن احمد البسطامی الانطاکی ، شیخ بدرالدین قاضی سماونہ ، برہان الدین محمود الحوافی الہروی ، علاؤالدین سمرقندی -

مدارس :

ترکوں نے علوم اسلامی کی نشر و اشاعت کے لئے ترکستان اور اس کے علاوہ بر صغیر پاک و ھند ، کشمیر ' افغانستان , ایران ' تتار (روس) اور چین میں کئی مدارس قائم کئے ان میں سے صرف بخارا کے مدرسہ مزدھرہ میں پانچ ھزار کے قریب طلبا تعلیم پاتے تھے - اس کے علاوہ مدرسہ کوکلتاش قائم شدہ ۱۳۲۶ء جس میں ایک سو پچاس کمرے تھے اور مدرسہ میرعرب قائم شدہ ۱۵۲۹ع جس میں ایک سو کمرے تھے - قابل ذکر ھیں -

سمرقند میں ایک قدیم مدرسہ ''مدرسہ بی بی خالم'' تھا جسے امیر تیمور کی چینی بیوی نے تعمیر کرایا تھا اس میں ھزار طلبا بیک وقت درس لیتے تھے ھر طالب علم کا سو اشرفی سالانہ وظیفہ مقرر تھا - اس کے علاوہ سمرقند میں مدرسہ شیردار' مدرسہ طلاکاری اور مدرسہ الوغ بیک قابل ذکر ھیں - مؤخرالذکر مدرسہ ۸۲۸ھ میں قائم ھوا۔ یہ بہت ھی مزین اور خوبصورت تعمیر تھی- چینی فنکاروں اور معماروں نے اس کو حسن و جمال کا نادر نمونہ بنا دیا تھا۔ الوغ بیک خود علوم کا قدر دان تھا - تاریخ ' حدیث اور علوم قرآن کے علاوہ ماھر ریاضیات بھی تھا- اس نے ۸۳۲ھ میں اس مدرسہ کے ساتھ رصدگاہ بھی قائم کی جو مراغہ کی رصدگاہ کے بعد دوسرے نمبر پر ھوتی ھے جسے نصیرالدین طوسی نے ھلاکو کے لئے تعمیر کیا تھا - الوغ بیک کی رصدگاہ میں صلاح الدین (یہودی ھئیت دان) کے علاوہ حسن چلپی ' جو قاضی زادہ رومی کے نام سے معروف ھے ' غیاث الدین جمشید اور معین الدین کشانی کام کرتے تھے - الوغ بیک نے کئی کار آمد آلات ایجاد کئے- دوران تحقیقات کئی جگہ بطلیموسی نظریات سے اختلاف ھوا- اس کی اصلاح کی کوشش کرتے ھوئے ان تمام مشاھدات کو ''زج جدید سلطانی'' میں درج کیا گیا جو کئی زبانوں میں ترجمہ ھوکر یورپ کے لئے وجہ حیرت بنی- یہ مدرسہ ثقافت اسلامی کا عظیم ترین شاھکار تھا - کاشغر میں بھی چودہ کے قریب مدرسے تھے -

متاخرین ترک علما میں سے علامہ موسی جار اللہ قابل ذکر ھیں- یہ تاتاری عالم تھے - روستوف دون میں ۱۸۷۸ع میں پیدا ھوئے - تحصیل علم کے بعد

لینن گراڈ کی جامع مسجد کے امام ہوئے ۔ حج کے لئے گئے اور تین سال مکہ مکرمہ میں رہے ۔ عالم اسلام کے اور بھی کئی علاقوں کی سیاحت کی ۔ آپ کی متعدد تصنیفات ہیں جن میں سے ''تاریخ القرآن و المصاحف'' شرح ''ناظمة الدہر'' شرح ''بلوغ المرام'' وغیرہ مشہور ہیں ۔

ایک اور قابل فخر عالم علامہ عبدالرحمن کاشغری ہیں۔ انہوں نے اسلامی علوم اور عربی زبان کی خدمت کے لئے ساری زندگی وقف کردی ہے ۔ آپ عربی کے صاحب دیوان شاعر ہیں ۔ کافی عرصہ ندوۃ العلما سے وابستہ رہے ۔ آج کل ''مدرسہ عالیہ ڈھاکہ'' میں ہیں ۔ آپ نے عربی کی ایک ضخیم لغت مرتب کی ۔ یہ دو حصوں میں ہے ۔ پہلے حصے میں عربی الفاظ کے اردو، بنگالی اور انگریزی مترادفات ہیں، دوسری جلد میں اردو سے عربی اور انگریزی مترادفات جمع کئے گئے ہیں ۔

سطور بالا میں ہم نے ترکوں کی صرف ان خدمات کا ایک اجمالی جائزہ لیا ہے، جو انہوں نے علوم اسلامی کے لئے عربی زبان میں سر انجام دیں، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ترکوں نے ثقافت اسلامی کے علمی و ادبی سرمایہ میں دوسری اقوام کے دوش بدوش کس قدر حصہ لیا ہے ۔

الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ